ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

پاک فوج کے شعبہ تعلقاتِ عامہ کا ترجمان "ہلال" کے مزاح نگار

۱۔رانا راشد

پی ایچ ڈی اسکالر، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

۲۔ڈاکٹر منزہ منور سلہریا

اسسٹنٹ پروفیسر لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

۳۔۔ڈاکٹر محفوظ احمد

لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

۴۔۔ڈاکٹر محمد شفیق

پاکستان رینجرز، پنجاب

Abstract :

Literary appreciation in a military environment can be seen through the Pakistan Army's Urdu journal, 'Hilal', which was first published on Friday, August 17, 1951. Initially, it was issued on Fridays and Tuesdays. In October 1952, it became a daily publication for the first time. The 'Weekly Hilal' was introduced in April 1964. It started publishing monthly as a bilingual magazine in August 2007. It has been started to be published monthly as two separate journals in Urdu and English in 2014. 'Hilal Kids' and 'Hilal HER' were introduced in April 2019 and they were a stunning addition.

Positive literary values have been nurtured by this journal. This publication is composed of prominent military writers, as well as respected professors from national universities, well-known journalists, distinguished scholars, and social and literary figures. In addition to their literary creations, these writers have written numerous articles on national development and reform, as well as the welfare of the country's economy. The importance of national unity and cohesion has been highlighted by a few patriotic writers. At various times, the journal has published works on military culture and traditions, religious, national, and global contextual issues, as well as intellectual and literary creations.

'Hilal' is adept at providing news and lighthearted content to alleviate the harshness of the military environment. Its contributors have made a significant name for themselves in the field of humorous writing. Among the top-tier creators in Urdu humor who began their literary journey with this journal are General Shafiq-ur-Rehman, Brigadier Siddiq Salik, Brigadier S.S. Hadi, Brigadier Fazal-ur-Rehman, Brigadier Yusuf, Brigadier Gulzar, Brigadier Safdar, Brigadier Khalid, Colonel Masood, Colonel Muhammad Khan, Colonel Ashfaq Hussain, Colonel Zia Shehzad, Major Syed Zameer Jafri, Subedar Ghulam Ali Bulbul, Subedar Maqbool Afandi, Subedar Khalid, and Havildar Afzal Gohar. These writers introduced the art of presenting serious matters in a sugar-coated form through appropriate words, diverse topics, and their thoughts and opinions. The light-hearted writers of "Hilal," with their bold style and natural humor, hold a unique place in Urdu humorous literature.

When it comes to pure literary creations, "Hilal" has offered its readers high-caliber works in genres such as essays, travelogues, short stories, and reports. However, its greatest contribution is the presentation of Urdu satire and humor. The creators, in their humorous style, introduced a new form of writing, and their distinctive manner of expression and popularity continues to this day.

قیامِ پاکستان کے بعد جس طرح دیگر صحافتی حلقوں میں رسائل وجرائد اور اخبارات کے ذریعے ادبی سفر جاری ہوا، اسی طرح افواجِ پاکستان کے جاری کردہ رسالہ ہلال میں بھی اس کی جھلک نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ بلاشبہ آج کے بہت سے عسکری ادیب جنہیں بالعموم ادبا یا شعرا کے طور پر جانا جاتا ہے ان کی تحریریں ابتدائی طور پر اسی میں شائع ہوئیں۔ لہذا یہ دیکھنا ضروری ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد پاک فوج کے ترجمان جریدے نے کن کن جوانوں کو ادیب بننے میں معاونت کی۔ چوں کہ یہی وہ بنیادی نرسری ہے جہاں سے ان لکھاریوں نے لکھنا شروع کیا تھا۔ ان تمام تر ادباء و شعراء کی پہلی شناخت افواجِ پاکستان کا ترجمان "ہلال" ہی ہے جس نے بعد میں اہل ادب کو اس ادراک پر مجبور کر دیا کہ "ہلال" میں شائع ہونے والی تحریریں کسی طور پر ادبیت سے کم

نہیں ہیں۔ اس میں شائع ہونے والے تخلیق کاروں نے جہاں سرحدوں کی نگہبانی کا فریضہ کماحقہ نبھایا وہیں ادب کے میدان میں فتوحات کے ناقابل فراموش جھنڈے گاڑے۔ "ہلال" کے قلمی معاونین نے ذریعہ اظہار میں مثبت انداز اختیار کرتے ہوئے ایسا اسلوب متعارف کروایا جس نے استدلال کو توقیر بخشی۔

عسکری ثقافت میں نظام کے خلاف کھل کر تحریر و تقریر میں بات کرنا قابلِ گرفت جرم ہے۔ خاکی زندگی میں پائی جانے والی ناہمواریوں کی نشاندہی کے لیئے عسکری قلم کاروں نے بالعموم مزاحیہ اسلوب کو وسیلہ اظہار بناتے ہوئے اپنے جذبات واحساسات کا بیان، سزاو جزا کا ذکر اور واعظ و نصیحت کے روپ میں فن کارانہ انداز سے نشاندہی کر کے حکام بالا کو شفقت روا رکھنے کا پیغام اسی فورم سے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس رسالے میں مقداری لحاظ سے زیادہ تر مزاحیہ ادبی نگارشات پڑھنے کو ملتی ہیں۔ چناں چہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ فکائیہ انداز تحریر عسکری ماحول کی سنگلاخی کا علاج اور تفریح طبع کا ذریعہ ہے۔

شگفتہ مزاجی اور بذلہ سنجی تہذیب یافتہ معاشرے کی پہچان ہوتی ہے۔ عسکری اداروں میں اردو طنز و مزاح کی روایت نہایت جان دار اور ادبی لحاظ سے انتہائی اہم ہے۔ اردو کے مقبول مزاح نگاروں کا تعلق بہادر پاک فوج سے ہے۔ عساکر شگفتہ نگاروں کے نگارشاتی نمونے اردو ادب کا ثمین سرمایہ ہیں۔ ان ظریف نگاروں نے جہاں اپنے مشاہدات و تجربات کو پر وقار اسلوب میں پیش کرتے ہوئے فوجی ماحول میں مشکلات و مسائل کو ادبی پیرائے میں ہلال کی زینت بنایا ہے وہیں اعلی اقدار کی پاسداری کرتے کرداروں کو اجاگر کر کے تعمیر کردار کا بھی اہتمام کیا ہے۔ یہ ہی

نام ور فوجی مزاح نگاروں نے قلم کی مشقت کا آغاز ہلال سے کیا۔ رسالہ "ہلال" کے صف اوّل کے قلمی معاون کرنل اشفاق حسین بتاتے ہیں کہ ایڈیٹر "ہلال" اکرام قمر ان کو حکماً رسالہ کے لیئے اپنی تحاریر پیش کرنے کو کہا۔ مثلاً کرنل اشفاق حسین اپنی کتاب " جنٹلمین بسم اللہ" کے آغاز میں اعتراف کرتے ہیں کہ وہ بہت سے موضوعات پہ اعلی افسران سے گفتگو کرتے ہوئے تو نہیں ہچکچاتے تھے البتہ اپنے خیالات و گذارشات کو تحریری صورت میں لانے سے گھبراتے تھے۔ انہیں ایڈیٹر ہفت روزہ "ہلال" اکرام قمر نے بارہا اکسایا کہ وہ اپنے طرزِ تخاطب کو صفحہ قرطاس پر اتاریں لیکن وہ ایسا نہیں کر پا رہے تھے۔ چناں چہ کرنل اشفاق حسین فرماتے ہیں:

> "زیر نظر کتاب کی اشاعت کی تہمت بھی ایڈیٹر ہلال ہی کے سر ہے۔ ہم آئی ایس پی آر میں نازل ہوئے تو اکرام قمر ایڈیٹر تھے وہ ہمیں لکھنے کی راہ سجھا گئے۔۔۔۔۔۔ایک دن اکرم قمر نے ہمیں دفتر میں بند کر دیا کہ کچھ نہ کچھ لکھ کر دو۔ رسالہ پریس جانے کو ہے اور چند صفحات کی جگہ خالی ہے۔ ہم نے ایک ڈیڑھ گھنٹے میں ابتدائی انٹرویو کی تفصیلات لکھ دیں اور ان کا عنوان جمایا "پہلی ملاقات" اور یہ مضمون "ہلال" میں چھپ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔جناب محمد یونس آئے تو بڑی باقاعدگی کے ساتھ کچھ نہ کچھ لکھواتے رہے اور یہی کچھ نہ کچھ آج زیر نظر کتاب کی شکل میں حاضر ہے۔ شکریہ ہلال۔"(۱)

تاریخ:

عسکری ماحول کی ادب شناسی کی زندہ مثال پاک فوج کا اردو جریدہ سہ روزہ "ہلال" ۱۷ اگست ۱۹۵۱ بروز جمعۃ المبارک کو جاری ہوا۔ یہ ہر جمعہ اور منگل کو جاری ہوتا تھا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ میں اس کو روزنامہ بنا دیا گیا۔ اپریل ۱۹۶۴ میں یہ "ہفت روزہ ہلال" بن گیا۔ اگست ۲۰۰۷ میں اسے ماہانہ بنیادوں پر بطورِ ذولسانی پرچہ کے طور پر جاری کیا جانے لگا۔ نومبر ۲۰۱۴ سے ماہانہ بنیادوں پر "ہلال" اردو اور انگریزی میں دو علیحدہ جرائد کی صورت میں نکلنا شروع ہوا۔ اپریل ۲۰۱۹ "ہلال کڈ" اور "ہلال HER" کا خوب صورت اضافہ کیا گیا۔

برطانوی عہد میں انڈین ملٹری ہیڈ کوارٹر سے "فوجی اخبار" کے نام سے اردو رسالہ جاری ہوتا تھا۔ اگر برصغیر کی عسکری تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ان باقاعدہ فوجی اداروں میں مجلاتی صحافت کی شان دار روایت رہی ہے۔ ہلال اس روایت کا تسلسل ہے۔ رسائل و جرائد ایک طرف کسی قوم کے فکری جہات کا تعین کرتے ہیں تو دوسری جانب علم و ادب کے فروغ میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ اس جریدہ نے ادب کی مثبت اقدار کو پروان چڑھایا۔ اس کے قلمی معاونین میں مقبول عسکری اہل قلم کے ساتھ ساتھ ملکی جامعات کے اساتذہ اکرام، نام ور صحافی، ممتاز علمی و دینی اسکالرز اور سماجی و ادبی شخصیات شامل ہیں۔ کیپٹن شاکر کنڈان فرماتے ہیں:

"ہلال کو عسکری اور عوامی قلمی معاونین کا تعاون حاصل رہا ہے۔"(۲)

"ہلال" کی اشاعت کا مقصد اگرچہ ادبی ترویج نہیں تھا بلکہ عسکری حلقوں کو آپس میں ملانا تھا۔ اس ضمن میں میجر مسعود احمد مدیر "ہلال" اس کی تیسری سالگرہ کے موقع پر اداریے میں لکھتے ہیں:

> "آج "ہلال" اپنی زندگی کے تین سال ختم کر کے چوتھے سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ چناں چہ اس موقع پر ہم نے چند باتیں ہلال کے متعلق لکھنا مناسب سمجھی ہیں۔ اپنے پڑھنے والوں میں ایک سال بعد بات کر لینے میں آخر ہرج بھی کیا ہے؟ سپاہی اور ہلال کا ربطِ باہم ہی ہلال کی اساس ہے۔ اس ربطِ باہم سے ہلال کا خمیر اٹھا ہے"(۳)

وقت کے ساتھ ساتھ اسی پلیٹ فارم سے بے شمار ادبی شگوفے پھوٹے، جنہوں نے قارئین کو نظم و نثر، طنز و مزاح، پیشہ ورانہ، ملکی، قومی و بین الاقوامی حالات پر تخلیقی نوعیت کا مواد فراہم کیا۔

ہر انسان کو زندگی میں مختلف نوعیت کے حالات و واقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان متنوع واقعات میں سے کچھ معمولی نوعیت کے ہوتے ہیں جب کہ کچھ نہایت اہم اور دور رس اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ زندگی کے طویل سفر میں ان گنت سرد و گرم حالات کا بغور مشاہدہ کرنے والا انسان جب فرصت کے لمحات میں بیٹھ کر ماضی کے دریچوں میں جھانکتا ہے تو اسے یادوں کا ایک لامتناہی سلسلہ نظر آتا ہے جنہیں وہ اہلِ زمانہ کے سپرد کرنے کے لئے بے چین ہو جاتا ہے۔ اس کے پاس لوگوں کو بتانے اور سنانے کے لئے بہت کچھ ہوتا ہے جو اس کے اندر توانا چشمے کی طرح ابل رہا ہوتا ہے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنے احساسات و جذبات میں دوسروں کو شریک کرلے۔ وقت کا دھارا بہتے ہوئے دریا کی مانند رواں دواں رہتا ہے۔

یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ عساکرِ پاکستان کی تعیناتی پورے پاکستان میں ہوتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ جائے تعیناتی بدلتی رہتی ہے۔ یہ لوگ مختلف علاقوں کے رہن سہن، رسم و رواج، تہذیب و ثقافت اور معاملاتِ زندگی کو قریب سے دیکھتے ہیں۔ ان کی معلومات عوامی اہلِ قلم کی نسبت زیادہ وسیع اور ہمہ جہت ہوتی ہیں۔ کچھ عساکر کو دیارِ غیر میں بھی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں انجام دینے کا تجربہ ہوتا ہے۔ ان بدیسی ولائیتوں میں بھی صحرا و دریا اور دشت و کوہسار کی منازل سر کرنا ان کی پیشہ ورانہ اور عملی ذمہ داریوں کا حصہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عسکری اہلِ قلم کی تحریریں عوامی قلم کاروں کی نسبت زیادہ احوال و آثار کا احاطہ کئے ہوتی ہے۔ ہلال کے قلمی معاونین نے ان تلخ و شیریں تجربات کو فنی چابک دستی کے ساتھ مزاح کے غلاف میں لپیٹ کر قارئینِ ادب کی خدمت میں پیش کیا۔

طنز و مزاح ہلال کی ہمیشہ پہچان رہی ہے۔ خاکی زندگی کے جمود اور یکسانیت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ہلال کے صفحات میں مزاحیہ تخلیقات و نگارشات جا بجا مل جاتی ہیں۔ اپنی اصل میں مزاح کوئی صنف نہیں بل کہ اسلوب نگارش کا نام ہے اور ان معاونین نے مزاح کے روپ میں شاہراہِ حیات کو روشن کرنے والے چراغ روشن کئے۔ ان رجحان ساز نثری قلمی معاونین میں میجر سید ضمیر جعفری، جرنل شفیق الرحمن، کرنل محمد خان، بریگیڈیئر صدیق سالک، بریگیڈیئر صولت رضا اور کرنل ضیا شہزاد جب کی شعری نگارشات میں صوبے دار افضل تحسین، صوبے دار غلام علی بلبل، میجر سید ضمیر جعفری، کرنل خالد خان مہر، برگیڈیئر ایس ایس ہادی اور کرنل فضل اکبر کمال کا تفصیلی ذکر باب سوم اور چہارم میں کیا جائے گا۔ یہاں صرف ان قلم کاروں کے اسما اور ادبی تصانیف پیش کی جائیں گی جنہوں نے "ہلال" کے ادبی صفحات سے شگفتہ اسلوب میں اردو نثر کو مالا مال کیا اور بعد آزاں وہ تصنیفی صورت میں بھی معرضِ اشاعت میں آئے:

۱- لیفٹیننٹ کرنل مسعود احمد (قلم اور کوڑے)

۲- سکواڈرن لیڈر اشفاق نقوی (گزرے تھے ہم جہاں سے)

۳- لیفٹیننٹ کرنل سکندر خان بلوچ (بیتیاں، کراچی سے استنبول تک، سولجر نامہ)

۴- کرنل شفاعت حسین (غبارِ عسکری)

۵- میجر غلام نبی اعوان (جھومتے لفظ)

۶- بریگیڈیئر صفدر علی شاہ (فوج میلہ)

۷- بریگیڈیئر محمد یوسف (سالٹ رینج کے سائے)

۸- میجر طارق طور (دروغ برگردن قاری)

۹- کرنل نزیر چوہدری (چہرہ شناسی)

۱۰- کموڈور سید شہاب حامد ہاشمی (آنکھوں دیکھا جھوٹ)

۱۱- کیپٹن زاہد فقیر (جھوٹی حقیقتیں)

۱۲- بریگیڈیئر گلزار احمد (یاد آیام، تذکرہ آیام)

۱۳- کرنل غلام سرور (آئینہ آیام، مسافر حرم)

اس کے علاوہ کچھ ایسے تخلیق کار بھی ہیں جن کی تخلیقات مقداری لحاظ سے نسبتاً زیادہ "ہلال" میں شائع ہوئیں مگر کم قسمتی سے وہ تصنیفی صورت میں منظرِ عام پر نہیں آسکے۔

بریگیڈیئر خالد محمود کا مزاحیہ اسلوب ملاحظہ ہو:

"عورتیں کہتی ہیں چوبیس گھنٹوں میں کوئی نہ کوئی لمحہ ایسا ہوتا ہے جب مرد پاگل ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگ تفصیل پسند ہوتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ عموماً یہ لمحہ بیوی کے خرید و فروخت کے لئے روانہ ہوتے وقت یاد آتا ہے اور خرید و فروخت ہر روز ہوتی ہے۔ لہٰذا مرد ہر روز پاگل پن کا مظاہرہ کرتا ہے۔ سو بڑے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ عورتیں نسبتاً کم پاگل ہوتی ہیں۔" (۴)

میجر طارق ڈار کے مضمون "مشہور افسانہ نگار بدنام لکھنوی کی یاد میں" ان کا شگفتہ اسلوب لائقِ مطالعہ ہے:

"مشہور افسانہ نگار بدنام لکھنوی بالآخر انتقال کر گئے۔ مرحوم نے ایک روز تو مرحوم ہونا تھا سو ہو گئے۔ وہ جس طرح زندگی گزار رہے تھے یقین تھا کہ ایک روز مر جائیں گے۔ وہ اب چونکہ نقادوں کی دعاؤں اور قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں اس لئے یہ کہنے میں مجھے کوئی تامل نہیں کہ مرحوم میرے عزیز ترین اور بہترین دوست تھے۔"

اسی مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں:

"مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک سو کے قریب افسانے اور اتنی ہی تعداد میں قرض خواہ چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے غیر مطبوعہ افسانے کے ہمراہ ان کی وصیت بھی دستیاب ہوئی ہے جس کے مطابق ان کے تمام افسانے ان کے قرض خواہوں کو سنائے جائیں تاوقتیکہ وہ اپنی رقم سے دستبرداری کا اعلان نہ کر دیں۔" (۵)

مقداری لحاظ سے ہلال میں شائع ہونے والے بڑے مزاحیہ شعرا میں فلائیٹ لیفٹیننٹ ظفر اقبال، ٹیکنیشن عبدالحفیظ، امیر منشا، جی سی طاہر وحید، نائیک افضل گوہر، انوار فیروز، حوالدار درویش خان، نائب صوبے دار شہ ولی خان خٹک، انعام الحق جاوید، مسٹر دہلوی، نائب صوبے دار غلام عباس موج، جی سی محمد اکرم، بریگیڈیئر محمد ذاکر، سارجنٹ عمران، اطہر شیر کوٹی، عبداللہ یزدانی، سرفراز شاہد، مجید لاہوری، مرزا عاصی اختر، شاہد الوری، اجمل نقشبندی، میجر

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

محمد ابراہیم، انور مسعود، بیدل جان پوری، سید جواد حسن جواد، کیپٹن سید شاہد رسول، میجر مسرت نعیم، پروفیسر خالد بزمی، کرنل اعجاز علی شاہ بخاری، کرنل جمیل اطہر، مرزا محمود سرحدی، لیفٹیننٹ کرنل حامد خان، اور صوبے دار مقرب آفندی نمایاں ہیں۔

عسکری ماحول کی سنگلاخیت کو ختم کرنے کے لئے ارد گرد کی خبریں اور ہلکا پھلکا مواد مہیا کرنے میں "ہلال" اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس کے تخلیق کاروں نے مزاحیہ تخلیقات و نگارشات میں بڑا نام پیدا کیا۔ نظم و نثر میں مزاحیہ تخلیقات پیش کرنے والوں میں اُردو کے صفِ اوّل کے تخلیق کار جن میں میجر جنرل شفیق الرحمن، بریگیڈیئر صدیق سالک، بریگیڈیئر ایس ایس ہادی، بریگیڈیئر فضل الرحمان، بریگیڈیئر یوسف، بریگیڈیئر گل زار، بریگیڈیئر صفدر، بریگیڈیئر خالد، کرنل مسعود، کرنل محمد خان، کرنل اشفاق حسین، کرنل ضیاء شہزاد، میجر سید ضمیر جعفری، صوبے دار غلام علی بلبل، صوبے دار مقرب آفندی، صوبے دار خالد اور حوالدار افضل گوہر نے قلم کاری کا آغاز اس جریدہ سے کیا۔ ان لکھاریوں نے موزوں الفاظ، متنوع موضوعات اور اپنے خیالات و گزارشات کے ذریعے کونین کو شکر میں لپیٹ کر پیش کرنے کے تجربات متعارف کروائے۔ "ہلال" کے فرہاد صفت شگفتہ نگار اپنے بے باکانہ انداز اور فطری ظرافت نگاری کی بدولت اردو مزاح نگاری میں منفرد شناخت رکھتے ہیں۔

اگر خالصتاً ادبی تخلیقات و نگارشات کی بات کی جائے تو "ہلال" نے انشائیہ، سفر نامے، افسانہ نگاری، رپورتاژ جیسی اعلیٰ ادبی پایے کی تخلیقات اپنے قارئین کو پیش کیں۔ اس کی سب سے بڑی عطا اردو طنز و مزاح کی پیش کش ہے۔ مزاحیہ اسلوب میں اس کے تخلیق کاروں نے ایک نیا اندازِ نگارش متعارف کرایا اور ان کا منفرد اندازِ بیان و مقبولیت آج بھی برقرار ہے۔

المختصر! اس جریدے نے جہاں افواج پاکستان کی ہمت بڑھائی وہیں آنے والی نسلوں کے لیئے بہترین نثری و شعری نگارشات اور عسکری روایات ورثے میں چھوڑیں۔ "ہلال کی دسویں سالگرہ (۱۸ نومبر ۱۹۶۲) کو دھوم دھام سے منائی گئی۔ اس موقع پر شرکا نے "ہلال" کے متعلق اپنی آراء پیش کیں۔

نسیم حجازی چیف ایڈیٹر روزنامہ کوہستان نے فرمایا:

> "عساکر پاکستان نے فوج کے ہر شعبہ زندگی میں ترقی کی جو کوششیں کی ہیں روزنامہ "ہلال" کا اجرا بھی ان میں سے ایک ہے۔ ہلال اپنے مخصوص انداز کا ایک اچھوتا اخبار ہے اور اسے یہ انفرادیت حاصل ہے کہ دنیا میں کسی فوج کا یہ واحد روزنامہ ہے۔ اس اخبار نے ہماری صحافت میں قابلِ قدر روایات قائم کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ دوسرے ملک کے سرکاری اخباروں کی طرح اس نے کبھی اپنی رائے کو ہدایات یا احکام کا درجہ دے کر قارئین پر نہیں ٹھونسا۔" (۶)

بریگیڈیئر عنایت الرحمن صدیقی لکھتے ہیں:

> "برطانوی عہد کے "فوجی اخبار" اور جوان کی جگہ سہ روزہ "مجاہد" کا اجرا ہوا جو بعد میں ہفت روزہ ہو گیا۔ پھر یہ اخبار "ہلال" کے نام سے جاری ہونا شروع ہوا اور یہی نام اب تک قائم ہے۔-------
> مجھے یقین ہے، آئی ایس پی آر اس آفاقی نام کو اردو کی طرح قائم رکھے گا۔" (۷)

آزادی کے بعد اُردو مزاح نگاری کی تاریخ میں عسکری مزاح نگاروں نے اردو مزاحیہ ادب کو اپنی شستہ و شگفتہ تحریروں سے مالا مال کر دیا۔ ان میں سید ضمیر جعفری، شفیق الرحمن، کرنل محمد خان، بریگیڈیئر صدیق سالک، کرنل اشفاق حسین، بریگیڈیئر صفدر اور بریگیڈیئر صولت رضا نے زیادہ تر اپنی تخلیقات ہلال میں ہی پیش کیں۔ بیسویں صدی کے اختتام تک اس کی ادبی جہت نہایت ہی جان دار تھی لیکن کج قسمتی سے اکیسویں صدی کے اکیسویں برس تک ہلال کے نثر نگاروں میں کرنل ضیا شہزاد اور شاعروں میں کرنل خالد مصطفیٰ کے علاوہ کوئی بڑا نام سامنے نہیں آیا

پاک فوج کے ترجمان رسالہ ہلال کی تاریخ کا مطالعہ واضح طور پر اس امر پر غماز ہے کہ یہ جریدہ خالصتاً ادبی ترویج کے لیے معرضِ اشاعت میں نہیں لایا گیا تھا بلکہ اس کا مقصد عسکری حلقوں کو آپس میں ایک دوسرے سے ملائے رکھنا اور ان کو معیاری تفریحِ طبع کے مواقع فراہم کرنا تھا۔ ان کے قلمی معاونین نے اپنی تحریروں میں وہ رنگ بھرا جو کسی طور بھی روایتی اور تخلیقی ادب سے کم نہیں ہے۔ غور کیا جائے تو یہی وہ جریدہ ہے جس نے ہمیں کرنل

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

محمد خان، بریگیڈیئر صدیق سالک، کرنل اشفاق حسین، کرنل ضیاء شہزاد، صوبے دار خالد جیسے معیاری نثری مزاح نگار فراہم کیے۔ اسی طرح جنرل خالد محمود عارف، بریگیڈیئر ایس ایس ہادی، صوبے دار مقرب آفندی، صوبے دار غلام علی بلبل، حوالدار افضل گوہر جیسے بڑے اور قادر الکلام شعرا کا تعارف بھی اسی کی مرہونِ منت ہے۔

اختصار کے ساتھ اہم ترین قلمی معاونین کی ادبی خدمات کا جائزہ پیشِ خدمت ہے

ا- کرنل اشفاق حسین:

عصر حاضر کے طنزیہ و مزاحیہ ادب تخلیق کرنے والوں میں کرنل اشفاق حسین کا نام صفِ اوّل کے ادیبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کی تاریخ پیدائش کے متعلق بریگیڈیئر عنایت الرحمن صدیقی کا کہنا ہے:

"اشفاق لاہور میں ۲۲ جون ۱۹۴۹ میں پیدا ہوئے"(۸)

انہوں نے اپنی تخلیقات کے معیار پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ اپنے عمیق مشاہدہ، وسعتِ مطالعہ، محنت پیہم اور زود نویسی کی بدولت اردو مزاح نگاری میں وہ ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ رسالہ "ہلال" نے ان کے ادیب بننے میں معاونت کی۔ مدیر ہلال "اکرام قمر" کرنل اشفاق حسین کو حکماً ہفت روزہ "ہلال" کے لیے اپنی تحریریں پیش کرنے کو کہتے رہتے۔ کرنل اشفاق حسین اپنی کتاب "جنٹلمین بسم اللہ" کے آغاز میں اعتراف کرتے ہیں کہ وہ بہت سے موضوعات پر افسران سے گفتگو کرتے ہوئے تو نہیں ہچکچاتے تھے البتہ اپنی گذارشات و خیالات کو تحریری صورت میں لانے سے گھبراتے تھے۔ انہیں ایڈیٹر ہفت روزہ "ہلال" نے بارہا اکسایا کہ وہ اپنے طرزِ تخاطب کو صفحہ قرطاس پر اتاریں لیکن وہ ایسا نہیں کر پا رہے تھے، چنانچہ تحریر کرتے ہیں:

> "زیر نظر کتاب کی اشاعت کی تہمت بھی ایڈیٹر ہلال ہی کے سر ہے۔ ہم آئی ایس پی آر میں نازل ہوئے تو اکرام قمر ایڈیٹر تھے۔ وہ ہمیں لکھنے کی راہ سمجھا گے۔۔۔۔۔ ایک دن اکرام قمر نے ہمیں دفتر میں بند کر دیا کہ کچھ نہ کچھ لکھ کر دو۔ رسالہ پریس جانے کو ہے اور چند صفحات کی جگہ خالی ہے۔ ہم نے ایک ڈیڑھ گھنٹے میں ابتدائی انٹرویو کی تفصیلات لکھ دیں اور ان کا عنوان جمایا "پہلی ملاقات" اور یہ مضمون ہلال میں چھپ گیا۔۔۔۔۔۔۔ جناب محمد یونس آئے تو بڑی باقاعدگی سے کچھ نہ کچھ لکھواتے رہے اور یہی کچھ نہ کچھ آج زیر نظر کتاب کی شکل میں حاضر ہے۔ شکریہ ہلال۔"(۹)

فوجی ترجمان "ہلال" سے اپنے ادبی سفر کا آغاز کرنے والے اشفاق حسین کی مزاحیہ ادبی تصانیف درج ذیل ہیں:

ا- جنٹلمین بسم اللہ
ب- جنٹلمین الحمدللہ
ج- جنٹلمین اللہ اللہ
د- جنٹلمین سبحان اللہ

اشفاق حسین پہلے صحافت کے میدان میں وارد ہوئے پھر فوج میں شمولیت اختیار کی جب کہ بعد ازاں چپکے سے طنز و مزاح میں آن براجمان ہوئے۔ ان کا اختصاص مزاح نگاری ہے۔ عسکری جریدے میں ان کا تخلیقی ادب خالصتاً طنزیہ و مزاحیہ اسلوب میں ۴ کتابوں جنٹلمین بسم اللہ، جنٹلمین الحمدللہ، جنٹلمین اللہ اللہ اور جنٹلمین سبحان اللہ کی صورت میں تصنیفی سطح تک پہنچا۔ آئیندہ صفحات میں ان کی انہی کتابوں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

لفظ جنٹلمین کو جس طرح برت کر دکھایا ہے یہ انہی کا خاصہ ہے۔ آباؤ اجداد کا تعلق اتر پردیش کے ضلع بجنور سے تھا جو قیامِ پاکستان سے ایک سال قبل کاروباری سلسلے میں لاہور آ گئے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ تکمیل تعلیم کے بعد ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ کو فوج میں کمیشن حاصل کیا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور

سے صحافت اور انگریزی ادب میں ایم اے کرنے کے ساتھ ساتھ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز سے عربی میں ایڈوانس لیول انٹرپریٹر شپ کے ڈپلومہ ہولڈر بھی ہیں۔

اشفاق حسین اکتوبر ۲۰۰۲ میں فوج کے محکمہ تعلقات عامہ سے بطور ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائر ہوگئے (واضح رہے کہ ان دنوں فوج میں محکمہ تعلقات عامہ کا ڈائریکٹر جنرل بریگیڈیئر رینک کا افسر ہوا کرتا تھا)۔ آج کل رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی راولپنڈی کیمپس میں اسسٹنٹ پروفیسر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اشفاق حسین نے اپنے اسلوب بیان کو شگفتہ بنانے کے لیے ہر وہ حربہ اختیار کیا جو ایک شگفتہ نگار ادیب کو قدرت کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ مزاح نگاری کے مختلف حربوں کو آزماتے ہوئے موصوف نے وہ گلکاریاں اور گل ریزیاں کی ہیں کہ ان کے دلکش اسلوب پہ بالآخر ایمان لانا پڑتا ہے۔ ان کے مزاحیہ اسلوب میں کمال کی ندرت بیانی و معانی آفرینی ہے۔

اشفاق حُسین کی تحریروں میں طنز و مزاح کے حسین امتزاج کے متعلق ضمیر نفیس کا کہنا ہے کہ:

> "ان کے ہاں طنز و مزاح کا ایک ایسا امتزاج موجود ہے جو تیوری پر بل بھی پیدا نہیں کرتا ہے اور بے ساختہ ہونٹوں پر تبسم بھی بکھیر تا ہے۔ اشفاق حسین اتنی روانی سے بات کرتے ہیں کہ لفظ تخلیق ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ شگفتگی کے رنگ چہرے پر نمودار ہوتے ہیں "(۱۰)

ان کی تصانیف کا تعارف پیش خدمت ہے۔

۱- جنٹلمین بسم اللہ:

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۹ میں منظر عام پر آیا۔ کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اب تک اس کے ۳۰ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں پی ایم اے کی عسکری تربیت، فوجی افسر کے کمیشن حاصل کرنے کے بعد کے مراحل اور انسانی رویوں کو مزاحیہ اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ جنٹلمین بسم اللہ میں آئی ایس ایس بی میں انٹرویو کی روداد سے لے کر پاسنگ آؤٹ پریڈ کے دوران ایک کیڈٹ کی آپ بیتی ہے۔ منفرد اسلوب اور موضوعاتی تنوع کی بدولت یہ کتاب ایک منجھے ہوئے ادیب کی تخلیق معلوم ہوتی ہے۔ اس کتاب کے بیش تر مضامین ہفت روزہ "ہلال" میں قسط وار چھپنے کے بعد تصنیفی صورت میں منصہ شہود پہ آئے۔

۲- جنٹلمین الحمدللہ:

جنٹلمین الحمد للہ کو بھی "ہلال" کے شماروں میں شائع ہونے کے بعد ۱۹۸۳ میں پہلی مرتبہ ادارہ مطبوعات سلیمانی نے چھاپا۔ زیر نظر کتاب جنٹلمین کیڈٹ سے ایک کمیشن افسر بننے کے بعد خاکی زندگی کی داستان ہے۔ اندازِ بیان کی شگفتگی کے باعث اردو مزاح نگاری میں یہ کتاب خاص درجہ رکھتی ہے۔ کتاب میں پاکستانی تہذیب و ثقافت اور ایک دور کی بات کی گئی ہے۔ یہ نہ صرف مزاح نگاری کا عمدہ نمونہ ہے بل کہ فوجی زندگی کی بے مثال دستاویز بھی ہے۔

۳- جنٹلمین اللہ اللہ:

اس کتاب کو پہلی مرتبہ ۱۹۹۴ میں ادارہ مطبوعات سلیمانی نے چھاپا۔ اشاعت سے قبل اس کے کئی مضامین "ہلال" میں چھپ چکے تھے۔ اس کتاب میں مصنف نے سعودی عرب قیام کے دوران تجربات و مشاہدات اور واقعات کو شگفتہ انداز میں بیان کیا ہے۔ مزاح نگار نے دیار غیر میں پاک فوج کی خدمات، حج و عمرہ کا بیان، سعودی عرب کی تہذیب و معاشرت کا ذکر اور تاریخی معلومات کا خزانہ ۱۴ ابواب میں پیش کیا ہے۔ ادبی چاشنی کے ساتھ ساتھ کتاب کی ایک افادیت یہ بھی ہے کہ سفر حجاز کا ارادہ رکھنے والوں کے لیے مفید ہدایت نامہ اور راہنما کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

۴- جنٹلمین سبحان اللہ:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

اول اس کتاب کے کچھ مضامین رسالہ "ہلال" میں چھپے۔ ازاں بعد ۱۹۹۸ میں پہلی مرتبہ ادارہ مطبوعات سلیمانی نے لاہور سے شائع کی۔ یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ **حصہ اول** میں خالصتاً پیشہ وارانہ سرگرمیوں کے حامل فوجی معلومات کی عکاسی کرتے مضامین، **حصہ دوم** میں ادبی مضامین و کتابوں پر تبصرے اور **حصہ سوم** میں مختلف موضوعات پر مضامین شامل ہیں جو کہ عسکری، معاشرتی، آفاقی وادبی نوعیت کے موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں۔

جنٹلمین سبحان اللہ ایک ایسی تصنیف ہے جس میں قاری کے لیے وہ تمام تر مواد دستیاب ہے جس کا تقاضا اس کے قاری نے جنٹلمین اللہ اللہ کے بعد اس سے کیا تھا۔

اشفاق حسین کی "ہلال" میں قسط وار چھپنے والی ان تصانیف میں معلومات، علم وادب اور مزاح ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ان کتب میں مصنف نے عسکری ثقافت کا ذکر، سفری احوال کا بیان، مقامات کی سیر، بین الاقوامی جامعات کا تعارف، لائبریریوں کی علمی خدمات کا ذکر، پارکوں کی سیر، مزارات پر حاضری، تہذیبوں کا تعارف، بین الاقوامی سطح پر پیش آنے والے واقعات کا بیان، تاریخ کا ذکر، معاشرتی اطوار اور انسانی رویوں کو مزاح کی چاشنی کے ساتھ اس انداز سے پیش کیا ہے کہ ان کے گزرے اور حالیہ ماضی کو قاری کے سامنے رکھ دیا ہے۔ ان تصانیف کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مصنف شخص اور زندگی کو لفظوں کے قالب میں ڈھالنے سے واقف ہے۔

تحریر میں دلچسپی تب ہی پیدا ہوتی ہے جب انداز بیان اچھوتا ہو۔ کرنل اشفاق حسین نے اپنے دلکش انداز بیان اور پرکشش تحریروں سے اردو مزاح نگاری میں اپنی فنی عظمت کے ناقابل فراموش جھنڈے گاڑے۔ ان کی تخلیقات میں مزاح غالب نظر آتا ہے تاہم ان کی تحریروں میں عسکری ماحول کی چھاپ گہری نظر آتی ہے۔ آغاز کار سے لے کر اب تک ان کی ادبی تخلیقات نے قارئین کے دلوں کو مسخر کیا۔

اولین تصنیف "جنٹلمین بسم اللہ" کی پہلی تحریر... پہلی ملاقات... ہے۔ یہ فوج میں بھرتی ہونے سے متعلق ہے۔ اشفاق حسین کا یہ وصف ہے کہ وہ واقعات بیان کرکے آپ بیتا واقعہ بھی تحریر کردیتے ہیں ملاحظہ فرمائیے ان کا ذاتی تجربہ دورانِ انٹرویو:

> "ہماری باری بھی آ ہی گئی۔ نام پکارا گیا تو وہ تمام کہانیاں جو ہمیں سنائی گئی تھی بیک وقت یاد آ گئیں۔ انہیں ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کرتے ہوئے ہم متعلقہ کمرے میں داخل ہوئے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی نظروں سے فرش کا جائزہ لیا کہیں کوئی گرا پڑا قلم، خوشی ہوئی کہ فرش صاف تھا لیکن یہ خوشی فوراً کافور ہوگئی۔ نظریں جلی ہوئی ایک دیا سلائی سے جا ٹکرائی تھیں۔ پہلے سوچا کے اٹھا کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں۔ ہمارے بارے نفاست پسند ہونے کا احساس تو ہو گا بورڈ کو------ لیکن پھر ذہن میں ایک تبنیہ ابھری "خاکروب ذہنیت کا لیبل بھی تو چپکایا جا سکتا ہے اس حرکت پر"
> سو قارئین کرام! دیا سلائی جہاں پڑی تھی وہیں پڑی رہی اور ہم اس بورڈ کی طرف بڑھ گے جو امیدواروں سے انٹرویو کے معرکے سر کر رہا تھا"۔(۱۰)

اشفاق حسین لفظوں کے کھلاڑی ہیں۔ ان کا تعلق اگرچہ عسکری دنیا سے ہے لیکن اس کے باوجود ان کی نظر معاشرتی رویّوں اور سیاسی بصیرت کی گتھیاں سلجھانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے دورانِ سفر اپنے اردگرد کے مسافروں کی سیاسی گفتگو کو اپنے طنزومزاح کا حصّہ بنایا ہے جو مزاح کے ساتھ گہری معنویت بھی رکھتا ہے۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

> "سامنے کی نشست پر براجمان دو سادہ لوح دیہاتی اس بات پر بڑے خوش نظر آرہے تھے کہ پنجاب کے وزیراعلی ملک معراج خالد--------- نے اعلان کردیا کہ آئندہ انہیں ملک کے نام سے نہ پکارا جائے کہ بڑائی ملک، نواب، پیرزادہ ہونے میں نہیں بلکہ "ہر خدمت کرد او مخدوم شد" میں ہے۔ یہ سادہ دل بندے یہ سوچ کر خوش ہو رہے تھے کہ پنجاب کا وزیراعلی عنقریب ایک آرڈر جاری کرے

گا۔ پھر تمام دیہات سے ملکوں اور نوابوں کی حکمرانی ختم ہو جائے گی اور ہر سو چین کی ہنسی بجتی نظر آئے گی"(۱۱)

مرکب سادہ دل بندے۔۔۔ میں طنز کا زہر بجھا تیر چھپا ہوا ہے اور مقتدرہ قوتوں کے کہنے اور کرنے کے تضادات سامنے لا رہا ہے۔ انداز بیان کی شگفتگی کے باعث اشفاق حسین اردو مزاح میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔اشفاق حسین کی تحریروں میں آپ بیتی کا رنگ غالب ہے. جنرل شفیق الرحمن اس سلسلے میں رقم طراز ہیں:

"اس کے ہلکے پھلکے مضامین میں آپ بیتی کا رنگ نمایاں ہے۔انداِزبیاں کی شگفتگی، روانی اور سلاست نے ان میں انوکھی ادبی چاشنی پیدا کر دی ہے"(۱۲)

شخصی احساسات کو لفظوں کی قید میں لانا آسان کام نہیں ہوتا۔ کرنل اشفاق حسین کو یہ کمال حاصل ہے کہ وہ ان احساسات کو بڑی ہنر مندی سے طنز و مزاح کے انداز میں صفحہ قرطاس پر اتارتے ہیں اور دامانِ ادب میں گراں قدر اضافے کرتے ہیں۔ ان کی نثر زندگی پر استوار ہے۔ تہذیب، مزاح اور رومان ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ انداز تحریر ملاحظہ فرمائیں:

"ہم نے جب دیکھا شمالی علاقوں میں اداسی بالے کھولے سو رہی تھی تو ہم نے اس کے پہلو میں لیٹنے کی بجائے فیصلہ کیا کہ اسے جگایا جائے۔ پہاڑی علاقوں میں رہنے کا یہ پہلا تجربہ تھا اور ہمارے ذہنوں میں مرشد علامہ اقبال کا یہ شعر گونج رہا تھا۔

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی

یا بندہ صحرائی یا مرد کہستانی"(۱۳)

اشفاق حسین اپنے قاری کا مطالعاتی ذائقہ تبدیل کرنے کے لیے اپنی نثر میں مختلف قسم کے مکالموں سے بھی کام لیتے ہیں۔ یہ مکالمے نہ صرف برجستہ ہوتے ہیں بل کہ ان میں مختلف نوعیت کی معلومات بھی موجود ہوتی ہیں۔ شائستگی اور شگفتگی میں ملفوف خوبصورت جملہ سمیٹے ایک مکالمہ ملاحظہ فرمائیں:

"ایک سینیر آفیسر نے صدارت سنبھالی یہ آفیسر اتنے زیادہ سینئر نہیں تھے کہ سب بندوق بنے بیٹھے رہتے۔ خانساماں سے پوچھا گیا کہ کم از کم پکوڑوں میں کوئی تو ورائٹی پیدا کرے۔ تب وہ بولا سر جی پکوڑے بن سکتے ہیں مختلف قسموں کے۔ سادہ پکوڑے،

آلو پکوڑے،

بینگن والے پکوڑے، پالک پکوڑے۔ بھنگ پکوڑے۔۔۔۔ کسی نے لقمہ دیا۔

اجلاس میں مسکراہٹیں بکھر گئیں، ہمیں ہدایت کی گئی۔

میس سیکرٹری!

نوٹ کرو پکوڑوں کی یہ مختلف قسمیں۔

نوٹ کر لی سر!

لیکن یہ بینگن اور پالک وغیرہ اور۔۔۔۔ بھنگ کسی نے پھر لفظ سرکا دیا۔ قہقہ اڑا اور ہم نے سوال پورا کر دیا۔ کہاں سے آئیں گی سر یہ چیزیں؟

ہوں۔۔۔ تو ہمارے پاس کیا متبادل ہے؟

سر! سادہ پکوڑے یا پالک پکوڑے۔

اجلاس برخواست کر دیا گیا۔"(۱۴)

2۔ **کرنل محمد خان:**

انگریز دور میں عسکری موضوعات تقریباً ممنوعہ موضوعات تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد عسکری ادب کو عوامی سطح پر متعارف کروانے کی خشت اول کرنل محمد خان نے رکھی۔ ان کی تاریخ پیدائش کے متعلق بریگیڈیئر عنایت الرحمن صدیقی کا کہنا ہے:

"محمد خان ۵ اگست ۱۹۱۲ کو ضلع چکوال کے ایک گاوں بل کسر میں پیدا ہوے۔"(۱۵)

آباو اجداد کا تعلق مغلوں کی نسل "بل کسر" سے ہے۔ والد چوہدری امیر خان گاوں کے زمین دار تھے۔ والدہ کا نام گوہر بانو تھا۔ کل پانچ بہن بھائی تھے۔ محمد خان سب سے چھوٹے تھے۔ ابتدائی تعلیم بل کسر سے حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول چکوال سے کی۔ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور سے ۱۹۲۹ میں ایف ایس سی اور ۱۹۳۱ میں بی اے کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۴ میں ایم اے اقتصادیات اور ۱۹۳۵ میں بی ٹی کا امتحان پاس کیا۔ آزاں بعد مختلف تعلیمی اداروں میں تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد اگست ۱۹۴۰ میں افسر ٹریننگ اسکول مہو کے لیے منتخب ہوگئے۔ ۱۹۴۱ میں سگنل کور میں کمیشن حاصل کیا۔ ۱۹۴۱ سے ۱۹۴۵ تک پشاور، عراق، مصر اور لیبیا میں فوجی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۵ میں میجر، ۱۹۵۲ میں لیفٹینٹ کرنل بنا دیئے گے۔ ۱۹۵۷ میں کرنل کے عہدے پر ترقی دے کر ڈائیریکٹر آرمی ایجوکیشن مقرر کر دیئے گے۔ ۱۹۶۹ میں اسی رینک سے سبکدوش ہوے۔ فریحہ نگہت کے مطابق محمد خان نے لکھنے کا آغاز ۱۲ سال کی عمر میں شاعری سے کیا۔ ان کا اولین کلام "رہنمائے تعلیم" لاہور میں چھپا۔ محمد خان صادق تخلص کرتے تھے۔ ان کی نظم "حمد خدا" کے اشعار اس طرح تھے:

"مقدس ذات ہے ہمتا خداوند جہاں تم ہو
نگہبان رحم دلی ہو بے کسوں پر مہربان تم ہو
ستونوں کے سوا قائم رکھا ہے آسمانوں کو
دکھادی قدرت کامل نظر سے گو نہاں تم ہو
کھڑا ہے دست بستہ تیرے در پر ملتجی صادق
کرو نظر کرم، ہاں حامی افتادگاں تم ہو۔"(۱۶)

اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور کے رسالے "کریسنٹ" اور مولانا صلاح الدین احمد کے پرچے "ادبی دنیا" میں بھی ان کی تحریریں شائع ہوتی رہیں۔ اس کے بعد لکھنے سے دور رہے۔ ۱۹۵۸ میں جب محمد خان ڈائیریکٹر آرمی ایجوکیشن تھے تو مدیر ہلال میجر مسعود نے ان کو رسالہ ہلال کے لیئے لکھنے کی دعوت دی۔ چناں چہ کرنل محمد خان اپنی اولین تصنیف "بجنگ آمد" کے آغاز میں اعتراف کرتے ہیں کہ:

"مسعود احمد مدیر ہلال (دفاعی فوج کا مجلہ جو اس وقت روزنامہ تھا۔ نے اپنے اخبار کے ایک شمارے کے لیے کچھ لکھنے کو کہا۔ تاریخ وعدہ قریب آئی تو ہم کو غیب سے ایک موضوع سوجھا جو ہمارے کام اور شاید نام سے مناسبت رکھتا تھا۔ یعنی یہ کہ "ہم لفٹین کیسے بنے". ہم نے دماغ اور پٹھوں کی مشترکہ مدد سے سوچا اور اپنے زور قلم اور زور بازو کے طفیل ایک مضمون لکھ ڈالا جو ہلال میں شائع ہو گیا۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد نہ ہلال کے خاص نمبروں میں کمی آئی اور نہ ہماری لفٹینی کے کارناموں میں، حتیٰ کہ جنگ ختم ہو گئی۔ اب جو دیکھا تو ہمارا نامہ اعمال مرتب ہو چکا تھا۔"(۱۷)

کرنل محمد خان نے طویل وقفے کے بعد لکھنا شروع کیا تھا لیکن ان کی تخلیقات میں سامراجی دور کے المناک تاریخی واقعات کی کربناکی کے ساتھ ساتھ لطافت کا دریا موجزن تھا۔ جیسے ہی "ہلال" میں تحریریں چھپنا شروع ہوئیں تو دیکھتے ہی دیکھتے قارئین کے ہاں مقبولیت کا درجہ پا گئیں۔ محمد خان کا اس ضمن میں کہنا ہے:

"میرے حاشیہ خیال میں بھی نہ تھا کہ میں لکھ سکتا ہوں۔ وہ تو اتفاق سے میں نے لکھنا شروع کیا تو دوست احباب کو میری تحریریں بھا گئیں اور وہ کہنے لگے یار تم بہت اچھا لکھتے ہو لہذا میں لکھتا چلا گیا۔" (۱۸)

ادبی خدمات:

کرنل محمد خان نے لکھنے کا باقاعدہ آغاز فوجی ترجمان "ہلال" سے کیا۔ مدیر "ہلال" کے اصرار پر انہوں نے اولین مضمون لکھا۔ اس کے بعد دس ابواب ہلال کے خاص نمبروں اور عیدین کے موقع پر لکھے۔ ان تحریروں کو کرنل مسعود نے بے حد پسند کیا۔ جنرل شفیق الرحمن نے تجویز دی کہ یہ تو کتاب بن سکتی ہے۔ آخری دس ابواب ایک سال میں لکھے گے۔ یوں یہ تمام تر مضامین بجنگ آمد کے منظر عام پہ آنے سے قبل غیر مطبوعہ رہے۔ محمد خان ۱۹۶۶ میں تصنیفی صورت میں منظرِ عام پہ آئے۔ ان کی ادبی تصانیف کی تعداد چار ہے۔

۱- بجنگ آمد

۲- بسلامت روی

۳- بزم آرائیاں

4- بدیسی مزاح

اس کے علاوہ انہوں نے سید ضمیر جعفری، صفدر ملک اور سلطان رشک کے ساتھ مل کر ۱۹۸۱ میں راولپنڈی سے "اردو پنچ" جاری کیا۔ رسالہ ہلال میں لکھنے کے بعد ان کے مضامین مختلف اوقات میں رسالہ نصرت لاہور، اُردو ڈائجسٹ لاہور، افکار کراچی، نصرت کراچی اور اردو پنچ راولپنڈی میں چھپے۔ یہ تمام تر مضامین ان کی کتاب "بزم آرائیاں" میں شامل ہیں۔

۱- بجنگ آمد:

"بجنگ آمد" کو پہلی مرتبہ جولائی ۱۹۶۶ میں مکتبہ جمال راولپنڈی نے چھاپا۔ زیر نظر کتاب آپ بیتی کا درجہ رکھتی ہے۔ ۲۱ ابواب پر مشتمل اس کتاب کے تمام تر مضامین پہلے قسط وار "ہلال" میں چھپ چکے تھے۔ مزاح نگاری کی اس منفرد تخلیق میں مصنف نے ممنوعہ موضوعات کو مزاحیہ اسلوب میں اس خوبصورتی سے پیش کیا کہ اردو کے صف اول کے ناقدین نے ان کے شگفتہ انداز تحریر کو داد و تحسین سے نوازا۔ سلیس زبان اور اچھوتے اسلوب کی فیاضی سے تعریف کرنے والوں میں رشید احمد صدیقی، ابن انشاء، مشفق خواجہ، سید ضمیر جعفری، سید عابد علی عابد، جنرل شفیق الرحمن، محمد سلیم الرحمن، محمد خالد اختر، نعیم احمد صدیقی، مشتاق احمد یوسفی، وغیرہ نمایاں ہیں۔

سید ضمیر جعفری بجنگ آمد کو ان الفاظ میں تحسین پیش کرتے ہیں:

"اس کتاب کی اشاعت اردو کے اہم واقعات میں سے ہے۔ جس وسعت اور دلی گرم جوشی کے ساتھ اس کی پزیرائی ہوئی وہ اردو کی بہت کم کتابوں کے حصے میں آتی ہے۔۔۔۔۔"بجنگ آمد" نے اردو ادب کو مزاح کے ایک بالکل نئے افق کی تازہ ہوا اور کشادہ فضا سے آشنا کیا ہے۔ یہ کتاب زندگی کے لئیے بیش بہا مسرتوں کا خزینہ اپنے دامن میں رکھتی ہے۔"(۱۹)

محمد خان کی یہ تصنیف دوسری جنگ عظیم کی داستان جنگ ہے۔ چوں کہ اس سے قبل اس موضوع پر ایسی باقاعدہ تصنف سامنے نہیں آئی تھی اور یہ کتاب کسی عجوبے سے کم نہ تھی۔ قلیل مدت میں عسکری اور عوامی حلقوں میں اسے یکساں مقبولیت حاصل ہوئی۔ بجنگ آمد نے اردو مزاح کی دنیا ایک تہلکہ سا مچادیا۔ برگیڈیئر عنایت الرحمن صدیقی کا کہنا ہے کہ:

"بجنگ آمد دوسری جنگ عظیم کے حوالے سے ایک سپاہی کی ڈائری ہے جس میں فوجی زندگی کی سختیوں، پریڈوں اور جنگی بدحواسیوں سے لے کر بصرہ کی حسیناؤں اور رقص گاہوں کی سیر و تفریح

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

تک حالات درج ہیں۔ تحریر کی دل کشی کا یہ عالم ہے کہ بڑے سے بڑے زاہد کو صرف ایک سطر کا چسکا لگا دیجیے۔ وہ پوری ختم کر کے دم لے گا۔"(۲۰)

2- **بسلامت روی:**

یہ کرنل محمد خان کی دوسری تصنیف ہے جس میں مختلف اوقات میں بیرون ملک کے تین دورے جن میں دو سرکاری اور ایک نجی دورہ تھا۔ ان بدیسی ولائیتوں میں لندن، سوئٹزرلینڈ، بیروت، ایران، ترکی، جرمنی اور فرانس کی سیاحت کی داستان سفر شامل ہے۔ ضخامت کے لحاظ سے یہ ان کیطویل کتاب ہے جو تین صد صفحات پر مشتمل ہے۔ زیر نظر کتاب ان کی ریٹائرمنٹ کے چھ سال بعد منظرِ عام پہ آئی۔ اس کتاب کا مزاج بجنگ آمد سے یکسر مختلف تھا۔ کل نو ابواب پر مشتمل اس کتاب کا آغاز داستانوی سا ہے۔ اس میں مواملات کی بجائے شخصیات اور ان کے رویوں پر بات کی گئی ہے۔ کرنل محمد خان اس کتاب کے متعلق رقمطراز ہیں:

"خوش قسمتی سے یہ کتاب سفرنامے سے زیادہ آدمی نامہ ہے۔ اس میں مقامات کا ذکر کم اور شخصیات کا ذکر زیادہ ہے۔"(۲۱)

3۔ **بزم آرائیاں:**

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۸۰ میں منظرِ عام پہ آیا۔ زیر نظر کتاب محمد خان کے مختلف اخبارات اور رسائل و جرائد میں چھپنے والے مضامین کا مجموعہ ہے۔ ان مضامین میں طنز و مزاح کا خوب صورت امتزاج ملتا ہے۔ فریحہ نگہت بزم آرائیاں کے مضامین کے متعلق لکھتی ہیں:

"ان مضامین میں زندہ دلی اور شگفتگی کی جھلک صاف طور پر دیکھی جاسکتی ہے."(۲۲)

۴- **بدیسی مزاح:**

اس کتاب کی پہلی مرتبہ جنگ پبلشرز نے ۱۹۹۲ میں چھاپا۔ یہ کتاب ان انگریزی مضامین کے اردو تراجم پر مشتمل ہے جو مختلف اوقات میں رسالہ اردو پنچ میں چھپے ہیں۔ پہلی تین کتابوں کے برعکس مصنف اس کتاب کو اپنی تصنیف تسلیم نہیں کرتے۔ اپنی اصل میں بدیسی مزاح خالصتاً مقامی لباس میں انگریزی مزاح پاروں کا ترجمہ ہے۔ محمد خان اس کتاب کے آغاز میں اعتراف کرتے ہیں:

"اگلے روز ہماری چوتھی کتاب "بدیسی مزاح" ضرور شائع ہوئیہے، مگر یہ تراجم ہیں، جو گزشتہ دس بارہ سالوں میں وقتاً فوقتاً "اردو پنچ" کے لیئے لکھے گے تھے اور ایک دوست نے انہیں اکٹھا کر کے کتاب چھپوا دی۔"(۲۳)

مجموعی طور پر کرنل محمد خان کی بجنگ آمد ہی ان کی وجہ شہرت بنی۔ اس میں ایک طرف طنز و مزاح کا خوب صورت سنگم ہے تو دوسری جانب عسکری ثقافت کے بہت سے خفیہ گوشے بے نقاب ہوے۔ اس تصنیف کی بدولت نوخیز عسکری اہل قلم کی ہمت افزائی ہوئی اور عملاً ممنوعہ علاقے سے باڑ ہٹ گئی۔ بسلامت روی بدیسی ولائیتوں کا داستان سفر، بزم آرائیاں مختلف اوقات میں چھپنے والے مضامین اور بدیسی مزاح اردو پنچ میں ان مضامین پر مشتمل ہے جن کو محمد خان نے اردوایا۔ دنیائے ادب سے تعلق رکھنے والی باکمال شخصیات نے محمد خان کی ظرافت نگاری کو سراہا ہے مثلاً:

مشتاق احمد یوسفی فرماتے ہیں:

"اردو مزاح کو کرنل محمد خان نے ایک نیا بانکپن اور اندازِ دلبری بخشا ہے، جو صرف انہی کا حصہ ہے۔"(۲۴)

ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

"کرنل محمد خان کا شمار ان مزاح نگاروں میں ہوتا ہے جو زندگی کے بجھے ہوئے ماحول میں داخل ہوتے ہیں۔ پھولوں کے گلدستے کو فضا میں بکھیرنا شروع کرتے ہیں۔ ماحول پہلے انہیں حیرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور پھر فضا میں ہر طرف اڑتے ہوے پھولوں کو سمیٹنے لگتا ہے۔"(۲۵)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

ڈاکٹر رؤف پاریکھ تحریر کرتے ہیں:

"وہ ایک ایسے خالص مزاح نگار ہیں جن کی شگفتگی اور دلکش انداز بیان کے ساتھ ان کی پاکستانیت اور مقامی اثرات ان کو منفرد اور ممتاز مقام عطا کرتے ہیں۔"(۲۶)

اردو ادب کا یہ عظیم مزاح نگار ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۹ کو راہ جنت پہ روانہ ہو گیا۔

المختصر، ہلال کی وساطت سے فوجی حلقوں کے تاریخی و تخلیقی شعور کو یک جا کر کے مشاط ادب کی زلفیں سنواریں گئیں۔ یوں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہلال کا اجرا خواہ خالصتاً ادب کے لیے ہو یا نہ ہو اس کے باوجود ادبی ارتقا میں اس کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ یہی وہ ترجمان جریدہ ہے جس نے ہمارے ظریفانہ ادب کو بہت سے نئے گوشوں سے آشنا کیا۔ ہماری شاعری کو بہت سے وہ موضوعات دیے جو ہمارے خالص شعرا کے ہاں نہیں دیکھے جاتے تھے۔ خاص طور پر ان کے ادب میں پایا جانے والا عصری شعور اردو ادب کو عصری تقاضوں کے مطابق کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ چناں چہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ "ہلال" میں شائع ہونے والی ادبی تحریریں ہر لحاظ سے ادب، تنقید اور تخلیق کے معیارات پر پورا اترتی ہیں۔

حوالہ جات

۱- اشفاق حسین، کرنل، "جنٹلمین بسم اللہ"، لاہور: ادارہ مطبوعات سلیمانی، ۲۰۱۶، ص:۷.

۲۔ مقالہ نگار کی ڈاکٹر شاکر کنڈان سے فون پر گفتگو مورخہ ۶ دسمبر ۲۰۲۱

۳- مسعود احمد، میجر، اداریہ، مشمولہ، "روزنامہ ہلال"، راولپنڈی: آئی ایس پی آر، ۱۹ نومبر ۱۹۹۵۔

۴- خالد محمود، بریگیڈیئر، ایضاً، ۳ جون ۱۹۸۴، ص:۳۹

۵- طارق ڈار، میجر، ایضاً، ۲۹ جولائی ۱۹۸۴ ص"۲۸

۶- سالنامہ "ہلال" خاص نمبر، ۱۸ نومبر ۱۹۶۲، (پیغامات)

۷- عنایت الرحمن صدیقی، بریگیڈیئر، "اربابِ سیف و قلم" ص:۴۲۶

۸- عنایت الرحمن صدیقی، بریگیڈیئر، "اربابِ سیف و قلم"، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۹۷، ص:۲۴۶

۹- اشفاق حسین، کرنل، "جنٹلمین بسم اللہ"، لاہور: ادارہ مطبوعات سلیمانی، ۱۹۷۹، ص:۵

۱۰- ضمیر نفیس، مضمون، نئی کتاب "جنٹلمین بسم اللہ" لاہور: روزنامہ نوائے وقت، ۷ مئی ۱۹۸۹

۱۱۔ اشفاق حسین، کرنل، "جنٹلمین بسم اللہ" ص:۱۴ تا ۱۵

۱۲- ایضاً، ص:۷

۱۳- شفیق الرحمن، میجر جنرل، "جنٹلمین بسم اللہ"، فلیپ۔

۱۴- اشفاق حسین، کرنل، "جنٹلمین الحمد للہ"، لاہور: اداراہ مطبوعات سلیمانی، ص:۱۰۲

۱۵- عنائیت الرحمن صدیقی، بریگیڈیئر، "اربابِ سیف و قلم"، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۹۷، ص:۱۷

۱۶- بحوالہ، فریحہ نگہت، "پاک فوج کے مزاح نگار" مقالہ ایم اے اردو، لاہور: مملوکہ اورینٹل کالج، ۱۹۹۳، ص:۲۸

۱۷- محمد خان، کرنل، "بجنگ امد"، لاہور: غالب پبلشرز، ۱۹۶۶، ص:۱۳.

۱۸- بحوالہ فریحہ نگہت، "پاک فوج کے مزاح نگار" ص:۲۸.

۱۹- ایضاً، ص:۳۰.

۲۰- عنائیت الرحمن صدیقی، بریگیڈیئر، "اربابِ سیف و قلم"، ص:۲۷

۲۱- محمد خان، "بسلامت روی"، دہلی: گتاوالی گلی جھوت والی بھوجلہ، ۱۹۷۵، ص:۱۱.

۲۲- بحوالہ فریحہ نگہت، "پاک فوج کے مزاح نگار"، ص:۳۴.

۲۳- محمد خان، کرنل، "تصنیفات کرنل محمد خان"، دیباچہ، لاہور: غالب پبلشرز، ۱۹۹۳

۲۴ مشتاق احمد یوسفی، بحوالہ محمد اسماعیل صدیقی، بریگیڈیئر، "کرنل محمد خان شخصیت اور فن"، اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان، ص:۱۲۹

۲۵- انور سدید، ڈاکٹر، کراچی: رسالہ اہنگ قلب، ۱۹۸۵، ص:۸۰.